Presented by: https://jafrilibrari.com

بینک کے اَحکام

عرصہٗ دراز سے لے کر اب تک کثیر تعداد میں مؤمنین و مؤمنات مجھ سے بینک میں رقم جمع کروا کر منافع حاصل کرنے اور بینک سے قرض لینے اور دیگر مالیاتی معاملات کے متعلق مختلف قسم کے سوالات پوچھتے رہتے ہیں اور میں ہر ایک شخص کو فرداً فرداً تمام اَقسام کے بینکوں کے متعلق مختصراً یا کبھی کبھار تفصیلاً اَحکام بیان کرتا چلا آرہا ہوں اور ساتھ ساتھ مجھے اِس چیز کا بھی شدّت سے احساس تھا کہ تمام اَقسام کے بینکوں کے متعلق کسی ایک ہی مقام پر منافع حاصل کرنے اور بینک سے قرض لینے اور دیگر مالیاتی احکام کے متعلق مکمل احکام موجود ہوں تاکہ بینک سے متعلق زبانی جوابات دینے کے بجائے تفصیلاً تحریری جواب دے دیا جائے۔ اور یہ معلومات فقط میرے سینے میں محفوظ رہنے کے بجائے ضبط تحریر میں بھی آسکے اور ہر مؤمن و مؤمنات اس سے استفادہ کرسکے اور میرے لئے باقیات الصّالحات قرار پاسکے۔

بینکوں کی اقسام:

1- پرائیویٹ روایتی [سودی] مسلم بینک (Private Conventional Muslim Bank)

2- حکومتی مسلم بینک (Government Muslim Bank)

3- مشترکہ حکومتی بینک (Semi-Government Muslim Bank)

4- پرائیویٹ اسلامک مسلم بینک (Private Islamic Muslim Bank)

5- پرائیویٹ روایتی [سودی] کافر بینک (Private Conventional Non-Muslim Bank)

6- حکومتی کافر بینک (Government Non-Muslim Bank)

7- مشترکہ کافر بینک (Semi-Government None-Muslim Bank)

8- پرائیویٹ اسلامک کافر بینک (Private Islamic Non-Muslim Bank)

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

مندرجہ بالا آٹھ اَقسام کے بینکوں سے منافع (Profit/Interest) حاصل کرنے کے احکام:

1- پرائیویٹ روایتی [سودی] مسلم بینک۔(Private Conventional Muslim Bank):

یہ بینک ایک یا چند مسلم افراد کے سرمائے سے قائم کئے جاتے ہیں۔ اس بینک میں کرنٹ اکاؤنٹ (Current)، سیونگ اکاؤنٹ (Saving) اور پی ایل ایس اکاؤنٹ (PLS)، تینوں اَقسام کے اکاؤنٹ کھولنا جائز ہیں۔ ان تینوں اَقسام کے اکاؤنٹ میں ٹی ڈی (TD) یا سیونگ سر ٹیفکیٹ بنوانا صرف ایک شرط کے ساتھ جائز ہے کہ بینک کو یہ رقم بطورِ قرض دینے کو اس بات سے مشروط نہ کیا جائے کہ وہ شخص بینک کو فقط اِسی لئے یہ رقم دے رہا ہے تاکہ بینک لازمی طور پر اس رقم پر اس شخص کو منافع دے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے سودی شرط ثابت ہو جائے گی۔ ہاں، سیونگ اکاؤنٹ کو کھولنا اور نیّت میں اس بات کا ہونا کہ وہ بینک کے قانون کے مطابق منافع بھی لے گا تو اِس میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ عمل جائز ہے۔ بس اِس پورے عمل میں اہم چیز یہ ہے کہ اکاؤنٹ ہولڈر کی جانب سے بینک پر یہ شرط نہ لگائی جائے کہ بینک اس کو لازمی طور پر اضافہ دے گا، واضح رہے کہ فقط منافع کے فارم کو بھرنا اور اِس پر دستخط کر کے ٹی ڈی (TD) یا سیونگ سرٹیفکیٹ بنوانا سودی شرط شمار نہیں ہوتی ہے۔

نوٹ: اوپر بیان کردہ مسئلے سے چند مفید ثمرات حاصل ہوتے ہیں جن میں پانچ اہم ثمرات پیشِ خدمت ہیں:

(1) ایک اہم چیز جس کی جانب میں آپ حضرات کو متوّجہ کرانا ضروری سمجھتا ہوں کہ جب بھی بینک اس طرح کا منافع دے گا تو اکاؤنٹ ہولڈر اِس منافع کا مالک نہیں بن جائے گا اور اس منافع کو فقط اس صورت میں استعمال کرنا جائز ہوگا کہ جب اکاؤنٹ ہولڈر کو یہ اطمینان ہو کہ بینک کے مالکان یہ معلوم ہونے کے باوجود کہ وہ شخص اِس منافع کا شرعی مالک نہیں ہے تب بھی اس منافع کو استعمال کرنے پر راضی ہوتے ہیں تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے اور غالباً ایسا ہی ہے کہ وہ بینک مالکان اِس منافع کے استعمال پر

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

راضی ہوتے ہیں لیکن اکاؤنٹ ہولڈر اس منافع کا ملک نہیں بنتا، ہاں اگر اس منافع سے کوئی چیز خریدی جائے تو یہ اکاؤنٹ ہولڈر اس چیز کا مالک بن جائے گا کیونکہ استعمال کرنے کی اجازت شدہ رقم خرچ ہو چکی ہے اور بینک مالکان کا اب اس رقم کو واپس طلب کرنے کا حق ختم ہو چکا ہے۔ اور اگر کوئی شخص سودی شرط کے ساتھ بینک کو قرض دے تو یہ عمل جائز نہیں ہے اور یہ سود ہے اور اس عمل کے نتیجے میں جو منافع ملے گا اس کا یہ شخص مالک نہیں بنے گا فقط سابقہ بیان کردہ شرط کے ساتھ اِس شخص کے لئے بھی اس منافع کو استعمال کرنا جائز ہوگا اگرچہ یہ شخص سودی شرط لگانے کی وجہ سے گناہ گار ہوگا، لیکن واضح رہے کہ اگر اس منافع سے کوئی چیز خریدی جائے تو یہ چیز اکاؤنٹ ہولڈر کی ملکیت میں آجاتی ہے، جیسا کہ اس کی وجہ بیان ہو چکی ہے۔

(2) چونکہ بیان کردہ مسئلے کے مطابق اکاؤنٹ ہولڈر، حاصل شدہ منافع کا کسی بھی طرح مالک نہیں بنتا، چاہے رقم کو اکاؤنٹ سے کیش کی صورت میں نکال کر قبضہ بھی کرلے، اسی لئے خمس کی تاریخ پر اس منافع پر خمس واجب نہیں ہوگا، کیونکہ خمس فقط کسی شخص کے اُس مال اور رقم پر واجب ہوتا ہے جس کا وہ شخص مالک ہو۔ لیکن اگر اس منافع سے کوئی چیز خرید لی جائے تو یہ اکاؤنٹ ہولڈر اِس چیز کا مالک بن جائے گا اور خمس کی تاریخ تک استعمال نہ ہونے کی صورت میں اس پر خمس واجب ہو جائے گا۔

(3) اگر کسی شخص کے پاس بینک کا منافع اور دیگر رقم ملا کر حج کی اِستطاعت آجائے تو حج واجب ہو جائے گا۔ کیونکہ حج کے واجب ہونے میں ذاتی رقم کا موجود ہونا شرط نہیں ہے۔ تفصیلات مناسکِ حج میں موجود ہیں۔ لہٰذا مناسکِ حج کی جانب رجوع کیا جائے۔

(4) اگر بینک، منافع کے علاوہ کسی اور حوالے سے مثلًا تحفے یا اِنعام کے طور پر رقم اکاؤنٹ ہولڈر کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دے یا چیک جمع کر دے تو وہ اکاؤنٹ ہولڈر فقط اپنے اکاؤنٹ میں رقم ٹرانسفر ہونے یا چیک جمع کرنے سے مالک نہیں بن جاتا بلکہ تحفے یا اِنعام میں مالک بننے کے لئے قبضہ کرنا شرط ہے لہٰذا جب تک وہ رقم اکاؤنٹ سے کیش کی صورت میں نکال کر قبضے میں نہیں لی جائے گی تب تک وہ اکاؤنٹ ہولڈر اِس رقم کا مالک نہیں بنے گا اور تب تک اس رقم پر خمس بھی واجب نہیں ہوگا، چاہے سالہا سال وہ تحفے کے طور پر

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

دی جانے والی رقم اکاؤنٹ ہولڈر کے اکاؤنٹ میں موجود رہے اور اس عرصے میں رقم کا مالک رقم ٹرانسفر کرنے والا ہی ہوگا۔ لہٰذا اگر مثال کے طور پر بینک بطورِ تحفہ کچھ رقم اکاؤنٹ ہولڈر کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرے اور وہ اس کو پانچ سال بعد کیش کی صورت میں اکاؤنٹ سے نکالے تو اِس دن سے وہ اِس رقم کا مالک قرار پائے گا اور خمس کی تاریخ آنے تک اِس میں سے جتنی مقدار میں رقم موجود ہوگی اس کا خمس ادا کرنا ضروری ہوگا۔

(5) اوپر بیان کردہ مسائل کی روشنی میں جیز کیش (Jazz cash) اور یو پیسہ (U Paisa) جیسے مائیکرو فائنس بینک بھی کیونکہ مسلم روایتی بینک ہی ہیں، لہٰذا اِن پر بھی پرائیویٹ مسلم بینک کے تمام احکام جاری ہونگے اور یہ بھی طے کیا جائے گا کہ یہ کونسی رقم کس موقع پر اکاؤنٹ ہولڈر کے اکاؤنٹ میں منافع کے طور پر ڈالتے ہیں اور کونسی رقم انعام یا تحفے کے طور پر ڈالتے ہیں اور انعام یا تحفے کی رقم کا اکاؤنٹ ہولڈر اس صورت میں مالک قرار پائے گا جب وہ اِس رقم کو اکاؤنٹ سے کیش کی صورت میں نکال کر قبضہ کرے گا جبکہ منافع کا وہ مالک نہیں بنے گا فقط منافع کو استعمال کرنا مندرجہ بالا بیان کردہ شرط کے ساتھ جائز ہوگا۔

2- حکومتی مسلم بینک۔(Government Muslim Bank):

یہ بینک مسلم حکومتی سرمائے سے قائم کئے جاتے ہیں مثلاً اسٹیٹ بینک۔ اس بینک میں کرنٹ اکاؤنٹ (Current)، سیونگ اکاؤنٹ (Saving) اور پی ایل ایس اکاؤنٹ (PLS)، تینوں اَقسام کے اکاؤنٹ کھولنا جائز ہیں۔ ان تینوں اَقسام کے اکاؤنٹ میں ٹی ڈی (TD) یا سیونگ سرٹیفیکیٹ بنوانا صرف ایک شرط کے ساتھ جائز ہے کہ بینک کو یہ رقم بطورِ قرض دینے کو اس بات سے مشروط نہ کیا جائے کہ وہ شخص بینک کو فقط اِسی لئے یہ رقم دے رہا ہے کہ تاکہ بینک لازمی طور پر اس رقم پر اس شخص کو منافع دے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے سودی شرط ثابت ہوجائے گی۔ ہاں، سیونگ اکاؤنٹ کو کھولنا اور اس چیز کا ارادہ ہونا کہ وہ بینک کے قانون کے مطابق منافع بھی لے گا، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ عمل جائز ہے۔ بس اس پورے عمل میں اہم چیز یہ ہے کہ اکاؤنٹ ہولڈر کی جانب سے بینک پر یہ شرط نہ لگائی جائے کہ بینک اکاؤنٹ ہولڈر کو لازمی طور پر اضافہ دے، واضح رہے کہ فقط منافع فارم کو بھرنا اور اس پر دستخط کرکے ٹی ڈی یا

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

سیونگ سرٹیفیکٹ بنوانا سودی شرط شمار نہیں ہوتی۔ حاکم شرع (مجتہد) کی اجازت کے بغیر حکومتی بینک میں رقم جمع کرانا مال کو ضائع کرنا شمار ہوتا ہے اور آیت اللہ سیّد علی حسینی سیستانی دام ظلہ نے اپنے مقلدین کی آسانی کے لئے تمام مؤمنین و مؤمنات کو حکومتی بینک میں رقم جمع کرانے اور منافع وصول کرنے اور اس کو خرچ کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ پرائیویٹ مسلم اور حکومتی مسلم بینک سے منافع حاصل کرنے کے احکام تقریباً ایک ہی جیسے ہیں سوائے دو احکامات کے:

پہلا حکم : حکومتی بینک میں حاکم شرع کی اجازت سے بینک میں رقم جمع کرانی چاہیئے، جس کی اجازت آقای سیستانی نے پیشگی تمام مؤمنین و مؤمنات کو دے دی ہے۔

دوسرا حکم: حکومتی بینک سے حاصل ہونے والا منافع آیت اللہ سیستانی دام ظلہ کا مقلّد آیت اللہ سیستانی کے غریب مؤکلوں کی جانب سے اُن غریبوں مؤکلوں پر صدقہ کرنے کی نیّت سے حکومتی بینک سے کیش کی صورت میں نکالے پھر جتنی مقدار بطورِ کیش نکالے اُس کا آدھا حصہ کسی بھی ایسے بارہ امامی غریب شیعہ کو بطورِ صدقہ دے جو کہ دیندار (یعنی بے نمازی نہ ہو، کھلم کھلا گناہ نہ کرتا ہو، شرابی نہ ہو اور اس صدقے کو حرام میں استعمال نہیں کرے گا وغیرہ وغیرہ)، اس کے بعد باقی بچ جانے والے آدھے منافع پر ملکیت کی نیّت سے قبضہ کرے۔ اور یوں حکومتی بینک کے اس منافع کا مالک قرار پائے گا۔

واضح رہے کہ مسلم حکومتی بینک میں جو رقوم موجود ہوتی ہیں وہ مالِ مجہول المالک (یعنی وہ مال جس کا مالک معلوم نہ ہو) ہوتی ہیں اور دوسری بات یہ کہ فقط اکاؤنٹ میں منافع کی رقم ٹرانسفر ہونے یا منافع کا چیک جمع کرنے سے اکاؤنٹ ہولڈر مالک نہیں بن جاتا، لہٰذا جب تک وہ رقم اکاؤنٹ سے کیش کی صورت میں نکال کر قبضے میں نہیں لے گا اور اُس کا آدھا حصہ ایسے بارہ امامی غریب شیعہ کو بطورِ صدقہ نہیں دے گا، تو وہ شخص اُس منافع کا مالک بھی قرار نہیں پائے گا۔ لہٰذا جب تک وہ اس کا مالک نہیں بنے گا تب تک اُس رقم پر خمس بھی واجب نہیں ہو گا چاہے سالہا سال وہ منافع کے طور پر دی جانے والی رقم اکاؤنٹ ہولڈر کے اکاؤنٹ میں موجود رہے۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

3- مشترکہ مسلم بینک۔(Semi-Government Muslim Bank):

یہ بینک مسلم حکومت اور مسلم عوام الناس کے سرمائے سے قائم کئے جاتے ہیں۔اس بینک میں کرنٹ اکاؤنٹ(Current)،سیونگ اکاؤنٹ (Saving) اور پی ایل ایس اکاؤنٹ(PLS)، تینوں اَقسام کے اکاؤنٹ کھولنا جائز ہیں۔ان تینوں اَقسام کے اکاؤنٹ میں ٹی ڈی (TD) یا سیونگ سرٹیفیکٹ بنوانا صرف ایک شرط کے ساتھ جائز ہے کہ بینک کو یہ رقم بطورِ قرض دینے کو اس بات سے مشروط نہ کیا جائے کہ وہ شخص بینک کو فقط اِسی لئے یہ رقم دے رہا ہے کہ تا کہ بینک لازمی طور پر اس رقم پر اس شخص کو منافع دے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے سودی شرط ثابت ہو جائے گی۔ ہاں، سیونگ اکاؤنٹ کو کھولنا اور نیّت میں اس بات کا ہونا کہ وہ بینک کے قانون کے مطابق منافع بھی لے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ عمل جائز ہے۔ بس اس پورے عمل میں اہم چیز یہ ہے کہ اکاؤنٹ ہولڈر کی جانب سے بینک پر یہ شرط نہ لگائی جائے کہ بینک ہم کو لازمی طور پر اضافہ دے، واضح رہے کہ فقط منافع فارم کو بھرنا اور اس پر دستخط کرکے ٹی ڈی یا سیونگ سرٹیفیکٹ بنوانا سودی شرط شمار نہیں ہوتی۔ حاکم شرع (مجتہد) کی اجازت کے بغیر مشترکہ حکومتی بینک میں رقم جمع کرانا مال کو ضائع کرنا شمار ہوتا ہے، اور آیت اللہ سیّد علی حسینی سیستانی دام ظلہ نے آسانی کے لئے تمام مؤمنین و مؤمنات کو مشترکہ حکومتی بینک میں رقم جمع کرانے اور منافع وصول کرنے اور اس کو خرچ کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔پرائیویٹ مسلم بینک اور مشترکہ مسلم بینک سے منافع حاصل کرنے کے احکام تقریباً ایک ہی جیسے ہیں سوائے دو احکامات کے :

پہلا حکم: مشترکہ مسلم بینک میں حاکم شرع کی اجازت سے بینک میں رقم جمع کرانی چاہیئے جس کی اجازت آقای سیستانی نے پیشگی تمام مؤمنین و مؤمنات کو دے دی ہے۔

دوسرا حکم: مشترکہ مسلم بینک سے حاصل ہونے والا منافع آیت اللہ سیستانی دام ظلہ کا مقلّد آیت اللہ سیستانی کے غریب مؤکلوں کی جانب سے اُن غریبوں مؤکلوں پر صدقہ کرنے کی نیّت سے مشترکہ مسلم بینک سے کیش کی صورت میں نکال کر قبضہ کرے پھر جتنی مقدار بطورِ کیش نکالے تو ضروری ہے کہ مشترکہ مسلم بینک میں حکومت کا جتنا حصہ ہو اُس کا آدھا حصہ کسی بھی ایسے بارہ امامی غریب شیعہ کو بطورِ صدقہ دے جو کہ

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

دیندار (یعنی بے نمازی نہ ہو، کھلم کھلا گناہ نہ کرتا ہو، شرابی نہ ہو اور اس صدقے کو حرام میں استعمال نہیں کرے گا وغیرہ وغیرہ)، اس کے بعد باقی بچ جانے والے منافع پر ملکیت کی نیّت کرے۔ اور یوں مشترکہ حکومتی بینک کے اس منافع کا مالک قرار پائے گا۔ مثلاً اگر 1000 روپے کا منافع حاصل ہوا ہو اور یہ مشترکہ بینک 25 فیصد حکومتی مسلم بینک ہو اور 75 فیصد پرائیویٹ مسلم بینک ہو تو منافع میں فقط 250 روپے حکومتی حصہ ہے اور اس رقم کا آدھا یعنی 125 ایسے بارہ امامی شیعہ کو جو کہ دیندار اور غریب ہو، بطورِ صدقہ دیا جائے گا اور 875 روپے اکاؤنٹ ہولڈر کے استعمال کے لئے حلال ہونگے اور وہ ان میں سے 750 روپے کا مالک قرار نہیں پائے گا کیونکہ پرائیویٹ روایتی مسلم بینک سے ملنے والا منافع ملکیت میں شمار نہیں ہوتا۔

واضح رہے کہ مشترکہ مسلم بینک میں جو رقوم موجود ہوتی ہیں وہ مالِ مجہول المالک (یعنی وہ مال جس کا مالک معلوم نہ ہو) ہوتی ہیں اور دوسری بات یہ کہ فقط اکاؤنٹ میں منافع کی رقم ٹرانسفر ہونے یا منافع کا چیک جمع کرنے سے اکاؤنٹ ہولڈر مالک نہیں بن جاتا، لہٰذا جب تک وہ رقم اکاؤنٹ سے کیش کی صورت میں نکال کر قبضے میں نہیں لے گا اور حکومت کا جتنا حصہ ہو اُس کا آدھا حصہ ایسے بارہ امامی غریب شیعہ کو بطورِ صدقہ نہیں دے گا جو کہ دیندار، تو وہ شخص اُس منافع کا مالک قرار نہیں پائے گا۔ لہٰذا جب تک وہ اس کا مالک نہیں بنے گا تب تک اُس رقم پر خمس بھی واجب نہیں ہوگا چاہے سالہا سال وہ منافع کے طور پر دی جانے والی رقم اکاؤنٹ ہولڈر کے اکاؤنٹ میں موجود رہے۔

4-پرائیویٹ اسلامک مسلم بینک-(Private Islamic Muslim Bank):

یہ بینک ایک یا چند مسلم افراد کے سرمائے سے اسلامی اصولوں کے مطابق قائم کئے جاتے ہیں اور اسلامی اصول کے مطابق بینکاری بھی کرتے ہیں۔ اس بینک میں تینوں اقسام کے اکاؤنٹ میں سے کوئی سا بھی اکاؤنٹ کھولا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اس بینک میں اسلامی اصولوں کے مطابق منافع دیا جاتا ہے مثلاً مضاربہ یا مشارکہ کے قانون کے مطابق منافع دیا جاتا ہے۔ اس بینک میں منافع حاصل کرنے کے لئے کسی قسم کی نیّت نہیں کرنی پڑتی کیونکہ اس میں کسی قسم کی سودی شرط نہیں لگائی جاتی اور اس بینک میں فقط ایک مسئلہ ہوتا ہے کہ خدا ناخواستہ

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

کمپنی کا سرمایہ ڈوب جانے کی صورت میں اکاؤنٹ ہولڈر کو بھی اپنے پورے یا بعض سرمائے سے ہاتھ دھونا پڑ سکتا ہے۔ اگرچہ ایسا شاذو نادر ہی ہوتا ہے۔

5-پرائیویٹ روایتی کافر بینک۔(Private Conventional Non-Muslim Bank):

یہ بینک ایک یا چند کافر افراد کے سرمائے سے کافر یا مسلم ممالک میں قائم کئے جاتے ہیں۔اس بینک میں تینوں اقسام کے اکاؤنٹ میں سے کوئی سا بھی اکاؤنٹ کھولا جاسکتا ہے۔کیونکہ اس بینک کا سرمایہ کافروں کا ہوتا اور کیونکہ ان سے سود لینا جائز ہوتا ہے لہٰذا اِن بینکوں میں منافع کی شرط لینے کے ساتھ بھی رقم جمع کروائی جاسکتی ہے۔ اوپر بیان کردہ مسئلے کی روشنی میں ایزی پیسہ (easypaisa) جیسا مائیکرو فائنس بینک بھی کیونکہ کافر بینک ہے، لہٰذا اِس پر بھی پرائیویٹ روایتی کافر بینک کے تمام احکام جاری ہونگے۔ یہ بینک کافر اور مسلم دونوں ممالک میں موجود ہوتا ہے۔

6-حکومتی کافر بینک۔(Government Non-Muslim Bank):

یہ بینک کافر حکومتی سرمائے سے کافر ممالک میں قائم کئے جاتے ہیں۔اس بینک میں تینوں اقسام کے اکاؤنٹ میں سے کوئی سا بھی اکاؤنٹ کھولا جاسکتا ہے۔کیونکہ اس بینک کا سرمایہ کافروں کا ہوتا اور کیونکہ ان سے سود لینا جائز ہوتا ہے لہٰذا اِن بینکوں میں منافع کی شرط لینے کے ساتھ بھی رقم جمع کروائی جاسکتی ہے۔ یہ بینک صرف کافر ملک میں موجود ہوتا ہے۔

7-مشترکہ کافر بینک۔(Semi-Government None-Muslim Bank):

یہ بینک کافر حکومت اور کافر عوام الناس کے سرمائے سے قائم کئے جاتے ہیں۔اس بینک میں تینوں اقسام کے اکاؤنٹ میں سے کوئی سا بھی اکاؤنٹ کھولا جاسکتا ہے۔کیونکہ اس بینک کا سرمایہ کافروں کا ہوتا، اور کیونکہ ان سے سود لینا جائز ہوتا ہے لہٰذا اِن بینکوں میں منافع کی شرط لینے کے ساتھ بھی رقم جمع کروائی جاسکتی ہے۔ یہ بینک صرف کافر ملک میں موجود ہوتا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

8-پرائیویٹ اسلامک کافر بینک۔(Private Islamic Non-Muslim Bank):

یہ بینک ایک یا چند کافر افراد کے سرمائے سے اسلامی اصولوں کے مطابق مسلم ممالک میں قائم کئے جاتے ہیں اور اسلامی اصول کے مطابق بینکاری بھی کرتے ہیں۔اس بینک میں تینوں اقسام کے اکاؤنٹ میں سے کوئی سا بھی اکاؤنٹ کھولا جاسکتا ہے۔کیونکہ اس بینک کا سرمایہ کافروں کا ہوتا اور کیونکہ ان سے سود لینا جائز ہوتا ہے لہٰذا اِن بینکوں میں منافع لینے کی شرط کے ساتھ بھی رقم جمع کروائی جاسکتی ہے اور اگر اس بینک میں اسلامی اصولوں کے مطابق منافع دیا جائے تو اس میں مسلم پرائیویٹ بینک کے اصول کے مطابق بھی معاملہ کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ اس کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے۔کیونکہ کافروں سے سود کا مطالبہ کرنا جائز ہے۔ یہ بینک صرف اسلامی ممالک میں ہوتا ہے۔

منافع کی رقم کب ملکیت شمار ہوتی ہے؟:

منافع کی رقم کب ملکیت شمار ہوتی ہے اس حوالے سے پرائیویٹ روایتی مسلم بینک، حکومتی مسلم بینک اور مشترکہ مسلم بینک کے منافع کے احکام تفصیل سے بیان ہوچکے ہیں۔ ان تین بینکوں کے علاوہ باقی پانچ بینکوں (4 نمبر سے 8 نمبر بینک) کے لئے ایک ہی حکم ہے اور وہ یہ ہے کہ : **فقط اکاؤنٹ میں منافع کی رقم ٹرانسفر ہونے یا منافع کا چیک جمع کرنے سے اکاؤنٹ ہولڈر مالک نہیں بن جاتا، لہٰذا جب تک وہ رقم اکاؤنٹ سے کیش کی صورت میں نکال کر قبضے میں نہیں لے گا تب تک اس منافع کا وہ شخص مالک قرار نہیں پائے گا۔ لہٰذا جب تک وہ اس کا مالک نہیں بنے گا تب تک اُس رقم پر خمس بھی واجب نہیں ہوگا چاہے سالہاسال وہ منافع کے طور پر دی جانے والی رقم اکاؤنٹ ہولڈر کے اکاؤنٹ میں موجود رہے۔**

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

مندرجہ بالا آٹھ اقسام کے بینکوں سے قرض (Loan) حاصل کرنے کے احکام:

1-پرائیویٹ روایتی مسلم بینک۔(Private Conventional Muslim Bank):

پرائیویٹ مسلم بینکوں سے اس شرط پر قرض لینا کہ قرض لی گئی رقم سے زیادہ ادا کیا جائے گا، تو یہ سود اور حرام ہے اور اگر اس طرح کا قرض لے لے تو قرض صحیح ہے اور شرط باطل ہے اور معاہدہ اور شرط پورا کرنے کے لئے سود دینا اور سود لینا حرام ہے۔ اور اس بارے میں کوئی فرق نہیں ہے کہ قرض لینے کے لئے کوئی چیز گروی رکھے یا نہ رکھے۔ پرائیویٹ بینک سے قرض لینے کے جو شرعی طریقے بیان کئے گئے ہیں، وہ یہ بینک قبول نہیں کرتے اور اپنے ہی سودی طریقے کے مطابق قرض دیتے ہیں اور قرض پر اضافے کا مطالبہ کرتے ہیں جو کہ جائز نہیں ہے۔ لہٰذا اِن بینکوں سے قرض لینا سودی قرض لینا شمار ہوگا جو کہ جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی گناہ کرتے ہوئے ان بینکوں سے قرض لے لے تو پھر اس رقم کا استعمال حرام نہیں ہوگا۔ یہ رقم تمام اقسام کے حلال کاموں میں استعمال کی جاسکتی ہے۔

کریڈٹ کارڈ کا بھی حکم اسی طرح ہے۔ کیونکہ اس میں بھی ایک سودی شرط موجود ہوتی ہے کہ مثلاً اگر کریڈٹ کارڈ سے استعمال شدہ رقم مقررہ مدّت تک واپس نہ کی گئی تو سود دینا ہوگا، بس یہی شرط سودی شرط شمار ہوتی ہے، چاہے اس شخص کو یقین ہو کہ وہ مقررہ مدّت سے پہلے رقم واپس کردیا کرے گا اور کبھی سود ادا نہیں کرے گا تب بھی کریڈٹ کارڈ بنوانا حرام ہے۔ اگر کسی شخص نے گناہ کرتے ہوئے یا لاعلمی کی وجہ سے کریڈٹ کارڈ بینک سے حاصل کیا ہو تو اس کا استعمال حرام شمار نہیں ہوگا اور اس کے لئے لازم ہوگا کہ وقت پر رقم واپس کرے تاکہ سود کی ادائیگی نہ کرنا پڑے۔ اور سود کی ادائیگی کی صورت میں اس ادا کردہ سودی رقم پر خمس ادا کرنا واجب ہوگا۔ کیونکہ فقط حلال اخراجات میں رقم خرچ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

2-حکومتی مسلم بینک۔(Government Muslim Bank):

حکومتی مسلم بینکوں سے سود ادا کرنے کی شرط پر قرض لینا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ سود اور حرام ہے اور اس بارے میں کوئی فرق نہیں ہے کہ قرض لینے کے لئے کوئی چیز گروی رکھے یا نہ رکھے۔اور اگر کوئی شخص سود دینے کی شرط پر سرکاری بینک سے قرض لے لے تو قرض اور شرط دونوں باطل ہیں کیونکہ سرکاری بینک اپنے سرمائے کے خود مالک نہیں ہیں کہ انہیں لینے والے کی تحویل میں دے سکیں۔ان سودی صورتوں سے بچنے کے دو طریقے ہیں:

(1) پہلا طریقہ یہ ہے کہ قرض لینے والا حاکم شرع (مرجع تقلید) کی اجازت سے اپنی مطلوبہ رقم کو بینک سے صحیح طریقے سے بطورِ ضمان قرض لے، اس لحاظ سے کہ کیونکہ بینک کا مال مجہولُ المالک کا حکم رکھتا ہے جس میں تصرّف کا حق حاکم شرع کے پاس ہے اور آیت اللہ سیّد علی سیستانی تمام مومنین کو اس میں تصرّف کی اجازت دیتے ہیں، پس قرض لینے والے کے لئے یہی کافی ہے کہ بینک سے رقم لے اور رقم لیتے وقت خود سے کہے کہ میں خود حاکم شرع کی جانب سے خود کو قرض دیتا ہوں اور اس صورت میں کافی ہے کہ اصل رقم بینک کو واپس کرے چاہے جانتا ہو کہ قانوناً اصل رقم اور سود بینک کو دینے کا پابند ہے۔اور اسی طرح اگر حکومتی بینک سود کی رقم کا مطالبہ کرے تو وہ بھی ادا کرنا جائز ہے۔قرض لینے والے کی ذمہ داری ہے کہ یا تو وہ خود الفاظ کی ادائیگی سے قرض کی رقم کو اپنے قبضے میں لے جیسا کہ ابھی بیان ہوچکا یا پھر قرض کو ایک ہاتھ میں لے کر دوسرے ہاتھ میں قبضے کی نیّت سے رکھے۔ان دونوں صورتوں میں یہ رقم بطور قرض ہوگی اور اس پر خمس واجب نہیں ہوگا۔

(2) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ قرض لینے والا بینک سے مفت حاصل کرنے کے انداز میں رقم پر قبضہ کرے، پس جب وہ مفت سمجھ کر قبضہ کرے تو یہ اس کے سالانہ منافع میں شمار ہوگا اور خمس کی تاریخ پر اگر یہ رقم موجود ہو تو اس پر خمس بھی واجب ہوگا، واضح رہے کہ اس انداز سے حاصل شدہ رقم قرض شمار نہیں ہوتی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

کریڈٹ کارڈ کا بھی حکم اسی طرح ہے۔ کیونکہ اس میں بھی ایک سودی شرط موجود ہوتی ہے کہ مثلاً اگر کریڈٹ کارڈ سے استعمال شدہ رقم مقررہ مدّت تک واپس نہ کی گئی تو سود دینا ہوگا بس یہی شرط سودی شرط شمار ہوتی ہے، چاہے اس شخص کو یقین ہو کہ وہ مقررہ مدّت سے پہلے رقم واپس کردیا کرے گا اور کبھی سود ادا نہیں کرے گا۔ لہٰذا اِس میں بھی وہی مخصوص نیّت کرنی ہوگی ابھی بیان کی گئی ہے تاکہ گناہ گار نہ ہوں اور کریڈٹ کارڈ بنوانا جائز ہوجائے۔

3-مشترکہ مسلم بینک۔(Semi-Government Muslim Bank):

مشترکہ مسلم بینک قرض لینے کے حوالے سے حکومتی بینک کے حکم میں ہے لہٰذا مشترکہ بینکوں سے سود ادا کرنے کی شرط پر قرض لینا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ سود اور حرام ہے اور اس بارے میں کوئی فرق نہیں ہے کہ قرض لینے کے لئے کوئی چیز گروی رکھے یا نہ رکھے۔ اور اگر کوئی شخص سود دینے کی شرط پر مشترکہ بینک سے قرض لے لے تو قرض اور شرط دونوں باطل ہیں کیونکہ مشترکہ بینک اپنے سرمائے کے خود مالک نہیں ہیں کہ انہیں لینے والے کی تحویل میں دے سکیں۔ ان سودی صورتوں سے بچنے کے دو ہی طریقے ہیں جو حکومتی مسلم بینک کے احکام میں بیان ہوئے ہیں۔ لہٰذا ان میں سے کسی ایک پر عمل کیا جائے۔

کریڈٹ کارڈ کا بھی حکم اسی طرح ہے۔ کیونکہ اس میں بھی ایک سودی شرط موجود ہوتی ہے کہ مثلاً اگر کریڈٹ کارڈ سے استعمال شدہ رقم مقررہ مدّت تک واپس نہ کی گئی تو سود دینا ہوگا بس یہی شرط سودی شرط شمار ہوتی ہے، چاہے اس شخص کو یقین ہو کہ وہ مقررہ مدّت سے پہلے رقم واپس کردیا کرے گا اور کبھی سود ادا نہیں کرے گا۔ لہٰذا اِس میں بھی وہی مخصوص نیّت کرنی ہوگی جو حکومتی بینک میں بیان کی گئی ہے تاکہ گناہ گار نہ ہوں اور کریڈٹ کارڈ بنوانا جائز ہوجائے۔

4-پرائیویٹ اسلامک مسلم بینک۔(Private Islamic Muslim Bank):

پرائیویٹ اسلامک مسلم بینک کیونکہ قرض کو اسلامک اصول کے مطابق دیتے ہیں اس لئے ان سے قرض لینا جائز ہے۔ یہ بینک عام طور پر قرض کو بصورتِ مشارکہ یا بصورتِ اجارہ دیتے ہیں، اس لئے ان سے قرض لینا جائز قرار دیا جاتا ہے۔ ہاں، یہ معلومات میری ذاتی تحقیق کی بنا پر ہیں۔ اگر کوئی مکلف یہ دیکھے کہ یہ بینک

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

ان دونوں اصولوں میں سے کسی بھی اصول پر عمل پیرا ہوئے بغیر پرائیویٹ روایتی [سودی] بینک (Private Conventional Bank) کے طریقے سے قرض دے رہا ہے تو پھر اس اسلامک بینک سے بھی سود کی ادائیگی کی شرط پر قرض لینا جائز نہیں ہوگا۔

کریڈٹ کارڈ کا بھی حکم اسی طرح ہے۔ کیونکہ اس میں بھی ایک سودی شرط موجود ہوتی ہے کہ مثلاً اگر کریڈٹ کارڈ سے استعمال شدہ رقم مقررہ مدّت تک واپس نہ کی گئی تو سود دینا ہوگا بس یہی شرط سودی شرط شمار ہوتی ہے، چاہے اس شخص کو یقین ہو کہ وہ مقررہ مدّت سے پہلے رقم واپس کردیا کرے گا اور کبھی سود ادا نہیں کرے گا۔ اگر کسی شخص نے گناہ کرتے ہوئے یا لاعلمی کی وجہ سے کریڈٹ کارڈ بینک سے حاصل کیا ہو تو اس کا استعمال حرام شمار نہیں ہوگا اور اس کے لئے لازم ہوگا کہ وقت پر رقم واپس کرے تاکہ سود کی ادائیگی نہ کرنا پڑے۔

5-پرائیویٹ روایتی [سودی] کافر بینک۔(Private Conventional Non-Muslim Bank):

پرائیویٹ روایتی [سودی] کافر بینک سے سود ادا کرنے کی شرط پر قرض لینا حرام ہے۔ اور اس بارے میں کوئی فرق نہیں ہے کہ قرض لینے کے لئے کوئی چیز گروی رکھے یا نہ رکھے۔ اور حرام کام سے بچنے کے لئے یہ کرسکتا ہے کہ مال کو بینک سے قرض کی نیّت کے بغیر حاصل کرے اور اس کو اپنی ملکیت میں لے لے یعنی اس کا مالک بن جائے اور اس میں تصرف کے لئے حاکم شرع سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں اگرچہ وہ شخص جانتا ہو کہ بینک اس سے اصل اور سود دونوں لے لے گا۔ اس بینک سے اس مخصوص نیّت کے ساتھ قرض لینے پر ملنے والی رقم ملکیت شمار ہوگی اور خمس کی تاریخ پر اس پر خمس بھی واجب ہوجائے گا، اس کو قرض کی رقم نہیں سمجھا جائے گا۔ اسی طرح اس بینک سے اس مخصوص نیّت کے ساتھ جو شخص گھر یا گاڑی وغیرہ لون یا مورگیج [Mortgage] پر لے گا تو خمس کی تاریخ پر اس پر مقروض والے احکام لاگو نہیں ہونگے اور خمس کی تاریخ پر جو چیز یا رقم استعمال سے بچ گئی ہوگی، اس پر خمس واجب ہوگا۔

کریڈٹ کارڈ کا بھی حکم اسی طرح ہے۔ کیونکہ اس میں بھی ایک سودی شرط موجود ہوتی ہے کہ مثلاً اگر کریڈٹ کارڈ سے استعمال شدہ رقم مقررہ مدّت تک واپس نہ کی گئی تو سود دینا ہوگا بس یہی شرط سودی شرط شمار

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

ہوتی ہے، چاہے اس شخص کو یقین ہو کہ وہ مقررہ مدّت سے پہلے رقم واپس کر دیا کرے گا اور کبھی سود ادا نہیں کرے گا۔ لہٰذا اِس میں بھی وہی مخصوص نیّت کرنی ہو گی کہ قرض کی نیّت کے بغیر کریڈٹ کارڈ حاصل کیا جائے اس صورت میں کافی ہے کہ اصل رقم بینک کو واپس کرے چاہے جانتا ہو کہ قانوناً اصل رقم اور سود بینک کو دینے کا پابند ہے۔

6-حکومتی کافر بینک۔(Government Non-Muslim Bank):

حکومتی کافر بینک سے سود ادا کرنے کی شرط پر قرض لینا حرام ہے۔ اور اس بارے میں کوئی فرق نہیں ہے کہ قرض لینے کے لئے کوئی چیز گروی رکھے یا نہ رکھے۔ اور حرام کام سے بچنے کے لئے یہ کر سکتا ہے کہ مال کو بینک سے قرض کی نیّت کے بغیر حاصل کرے اور اس کو اپنی ملکیت میں لے لے یعنی اس کا مالک بن جائے اور اس میں تصرف کے لئے حاکم شرع سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں اگرچہ وہ شخص جانتا ہو کہ بینک اس سے اصل اور سود دونوں وصول کرے گا۔ اس بینک سے اس مخصوص نیّت کے ساتھ قرض لینے پر ملنے والی رقم ملکیت شمار ہو گی اور خمس کی تاریخ پر اس پر خمس بھی واجب ہو جائے گا، اس کو قرض کی رقم نہیں سمجھا جائے گا۔ اسی طرح اس بینک سے اس مخصوص نیّت کے ساتھ جو شخص گھر یا گاڑی وغیرہ لون یا مورگیج [Mortgage] پر لے گا تو خمس کی تاریخ پر اس مقروض والے احکام لاگو نہیں ہونگے اور خمس کی تاریخ جو چیز یا رقم استعمال سے بچ گئی ہو گی، اس پر خمس واجب ہو گا۔

کریڈٹ کارڈ کا بھی حکم اسی طرح ہے۔ کیونکہ اس میں بھی ایک سودی شرط موجود ہوتی ہے کہ مثلاً اگر کریڈٹ کارڈ سے استعمال شدہ رقم مقررہ مدّت تک واپس نہ کی گئی تو سود دینا ہو گا بس یہی شرط سودی شمار ہوتی ہے، چاہے اس شخص کو یقین ہو کہ وہ مقررہ مدّت سے پہلے رقم واپس کر دیا کرے گا اور کبھی سود ادا نہیں کرے گا۔ لہٰذا اِس میں بھی وہی مخصوص نیّت کرنی ہو گی کہ قرض کی نیّت کے بغیر کریڈٹ کارڈ حاصل کیا جائے اس صورت میں کافی ہے کہ اصل رقم بینک کو واپس کرے چاہے جانتا ہو کہ قانوناً اصل رقم اور سود بینک کو دینے کا پابند ہے۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

7- مشترکہ کافر بینک۔(Semi-Government None-Muslim Bank):

مشترکہ کافر بینک سے سود ادا کرنے کی شرط پر قرض لینا حرام اور اس بارے میں کوئی فرق نہیں ہے کہ قرض لینے کے لئے کوئی چیز گروی رکھے یا نہ رکھے۔اور حرام کام سے بچنے کے لئے یہ کر سکتا ہے کہ مال کو بینک سے قرض کی نیّت کے بغیر حاصل کرے اور اس کو اپنی ملکیت میں لے لے یعنی اس کا مالک بن جائے اور اس میں تصرف کے لئے حاکم شرع سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں اگرچہ وہ شخص جانتا ہو کہ بینک اس سے اصل اور سود دونوں لے لے گا۔ اس بینک سے اس مخصوص نیّت کے ساتھ قرض لینے پر ملنے والی رقم ملکیت شمار ہوگی اور خمس کی تاریخ پر اس پر خمس بھی واجب ہو جائے گا، اس کو قرض کی رقم نہیں سمجھا جائے گا۔ اسی طرح اس بینک سے اس مخصوص نیّت کے ساتھ جو شخص گھر یا گاڑی وغیرہ لون یا مورگیج [Mortgage] پر لے گا تو خمس کی تاریخ پر اس پر مقروض والے احکام لاگو نہیں ہونگے اور خمس کی تاریخ پر جو چیز یا رقم استعمال سے بچ گئی ہوگی، اس پر خمس واجب ہوگا۔

کریڈٹ کارڈ کا بھی حکم اسی طرح ہے۔ کیونکہ اس میں بھی ایک سودی شرط موجود ہوتی ہے کہ مثلاً اگر کریڈٹ کارڈ سے استعمال شدہ رقم مقررہ مدّت تک واپس نہ کی گئی تو سود دینا ہوگا بس یہی شرط سودی شرط شمار ہوتی ہے، چاہے اس شخص کو یقین ہو کہ وہ مقررہ مدّت سے پہلے رقم واپس کر دیا کرے گا اور کبھی سود ادا نہیں کرے گا۔ لہٰذا اِس میں بھی وہی مخصوص نیّت کرنی ہوگی کہ قرض کی نیّت کے بغیر کریڈٹ کارڈ حاصل کیا جائے اس صورت میں کافی ہے کہ اصل رقم بینک کو واپس کرے چاہے جانتا ہو کہ قانوناً اصل رقم اور سود بینک کو دینے کا پابند ہے۔

8- پرائیویٹ اسلامک کافر بینک۔(Private Islamic Non-Muslim Bank):

پرائیویٹ اسلامک کافر بینک سے دو طریقے سے قرض کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یا تو اس بینک کے ساتھ تین طرح کے کافر بینکوں والا معاملہ کیا جائے یا پھر پرائیویٹ مسلم اسلامک بینک والا معاملہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ دونوں طریقے ذیل میں ذکر کیے جارہے ہیں:

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

1- پرائیویٹ اسلامک کافر بینک سے سود ادا کرنے کی شرط پر قرض لینا حرام ہے۔ اور حرام کام سے بچنے کے لئے یہ کر سکتا ہے کہ مال کو بینک سے قرض کی نیّت کے بغیر حاصل کرے اور اس کو اپنی ملکیت میں لے لے یعنی اس کا مالک بن جائے اور اس میں تصرف کے لئے حاکم شرع سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں اگرچہ وہ شخص جانتا ہو کہ بینک اس سے اصل اور سود دونوں لے لے گا۔

کریڈٹ کارڈ کا بھی حکم اسی طرح ہے۔ کیونکہ اس میں بھی ایک سودی شرط موجود ہوتی ہے کہ مثلاً اگر کریڈٹ کارڈ سے استعمال شدہ رقم مقررہ مدّت تک واپس نہ کی گئی تو سود دینا ہوگا بس یہی شرط سودی شرط شمار ہوتی ہے، چاہے اس شخص کو یقین ہو کہ وہ مقررہ مدّت سے پہلے رقم واپس کر دیا کرے گا اور کبھی سود ادا نہیں کرے گا۔ لہٰذا اِس میں بھی وہی مخصوص نیّت کرنی ہوگی کہ قرض کی نیّت کے بغیر کریڈٹ کارڈ حاصل کیا جائے اس صورت میں کافی ہے کہ اصل رقم بینک کو واپس کرے چاہے جانتا ہو کہ قانوناً اصل رقم اور سود بینک کو دینے کا پابند ہے۔

2- پرائیویٹ اسلامک مسلم بینک کیونکہ قرض کو اسلامک اصول کے مطابق دیتے ہیں اس لئے ان سے قرض لینا جائز ہے۔ یہ بینک عام طور پر قرض کو بصورتِ مشارکہ یا اجارہ دیتے ہیں، اس لئے ان سے قرض لینا جائز قرار دیا جاتا ہے۔ ہاں، یہ معلومات میری ذاتی تحقیق کی بنا پر ہیں۔ ہاں، اگر کوئی مکلّف یہ دیکھے کہ یہ پرائیویٹ اسلامک مسلم بینک ان دونوں اصولوں میں سے کسی بھی اصول پر عمل پیرا ہوئے بغیر پرائیویٹ مسلم روایتی [سودی] بینک (Private Muslim Conventional Bank) کے طریقے سے قرض دے رہا ہے تو پھر اس اسلامک بینک سے بھی سود کی ادائیگی کی شرط پر قرض لینا جائز نہیں ہوگا۔

کریڈٹ کارڈ کا بھی حکم اسی طرح ہے۔ کیونکہ اس میں بھی ایک سودی شرط موجود ہوتی ہے کہ مثلاً اگر کریڈٹ کارڈ سے استعمال شدہ رقم مقررہ مدّت تک واپس نہ کی گئی تو سود دینا ہوگا بس یہی شرط سودی شرط شمار ہوتی ہے، چاہے اس شخص کو یقین ہو کہ وہ مقررہ مدّت سے پہلے رقم واپس کر دیا کرے گا اور کبھی سود ادا نہیں کرے گا۔ لہٰذا اِس اسلامک پرائیویٹ کافر بینک میں پہلے طریقے کے مطابق ہی کریڈٹ کارڈ لینا درست ہوگا۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

واضح رہے کہ مندرجہ بالا بینکوں میں سے کوئی جو رقوم بطورِ قرض فقط اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرتا ہے یا قرض کو چیک کی صورت میں جمع کرتا ہے تو اس طریقے سے اکاؤنٹ ہولڈر قرضدار یا مالک شمار نہیں ہوتا، لہٰذا جب تک وہ رقم اکاؤنٹ ہولڈر اکاؤنٹ سے کیش کی صورت میں نکال کر قبضے میں نہیں لے گا تب تک اس قرض کی رقم کا وہ شخص مقروض یا مالک شمار نہیں ہوگا۔ خمس اور حج کے احکام میں اس کا ثمرہ ظاہر ہوگا۔

دیگر اہم مالیاتی معاملات کے احکام:

1-تحفہ یا عیدی: اگر کوئی شخص چاہے کہ کسی فرد کو بطورِ تحفہ یا عیدی کچھ رقم دے تو اسے چاہئے کہ یا تو اُس کے ہاتھ میں رقم دے یا اس سے وکالت حاصل کرکے اس کا وکیل بن کر تحفے یا عیدی کی رقم پر قبضہ کرے پھر اس کی کہنے کے مطابق رقم کو ٹرنسفر کرے یا پھر بغیر وکیل بنے بینک میں کیش کاؤنٹر پر جاکر رقم کو اس کے اکاؤنٹ میں جمع کروائے کیونکہ اس کے بینک میں کیش کاؤنٹر پر رقم جمع کروانا اسی طرح ہے کہ گویا آپ نے اس شخص کے وکیل یا نمائندے کو رقم سپرد کی اور کسی شخص کے وکیل کو رقم دینا خود اسی شخص کو دینے کے حکم میں ہوتا ہے۔ تحفہ یا عیدی وغیرہ کو جب تک ہاتھ میں سپرد نہ کیا جائے تب تک وہ تحفہ یا عیدی بنتے ہی نہیں ہیں۔ اسی لئے اس طرح کی وہ تمام رقوم (مثلاً منافع، فطرہ، صدقہ، امام ضامن، قرض، تحفہ، عیدی اور جیب خرچ وغیرہ) جن میں قبضہ کرانا ضروری ہے ان رقوم کو آن لائین فنڈ ٹرانسفر کے ذریعے کسی شخص کے اکاؤنٹ میں نہ بھیجا جائے کیونکہ اس طرح قبضہ کرانا شمار نہیں ہوتا اور یوں وہ رقم، ٹرانسفر کرنے والے کی ملکیت سے نہیں نکلتی اور یوں خمس کی تاریخ پر اس رقم کا خمس بھی فنڈ ٹرانسفر کرنے والے کو ہی دینا ضروری ہوتا ہے۔

2-صدقہ: اگر کوئی شخص کسی فرد کو صدقہ دینا چاہے تو اسے چاہئے کہ یا تو اُس فرد کے ہاتھ میں رقم کو قبضہ کرائے یا اس سے وکالت حاصل کرکے اس کا وکیل بن کر صدقے کی رقم پر قبضہ کرے پھر اس کی کہنے کے مطابق رقم کو ٹرنسفر کرے یا پھر بغیر وکالت حاصل کئے بینک میں کیش کاؤنٹر پر جاکر رقم کو اس کے

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

اکاؤنٹ میں جمع کروائے کیونکہ اس کے بینک میں کیش کاؤنٹر پر رقم جمع کروانا اسی طرح ہے کہ گویا آپ نے اس شخص کے وکیل یا نمائندے کو رقم سپرد کی اور کسی شخص کے وکیل کو رقم دینا خود اسی شخص کو دینے کے حکم میں ہوتا ہے۔ صدقے میں بھی جب تک قبضہ نہ کرایا جائے صدقہ شمار نہیں ہوتا ہے اسی لئے اس طرح کی وہ تمام رقوم جن میں قبضہ کرانا ضروری ہے ان رقوم کو آن لائین فنڈ ٹرانسفر کے ذریعے کسی شخص کے اکاؤنٹ میں نہ بھیجا جائے کیونکہ اس طرح صدقہ اور دیگر ادائیگیاں شمار نہیں ہوتیں اور یوں وہ رقم، صدقہ دینے والی کی ملکیت سے نہیں نکلتی اور یوں خمس کی تاریخ پر اس رقم کا خمس بھی فنڈ ٹرانسفر کرنے والے کو ہی دینا پڑتا ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص بغیر وکیل بنے کسی کے اکاؤنٹ میں صدقے کی نیّت سے رقم ٹرانسفر کرے تو ٹرانسفر کرنے والے کو چاہیئے کہ اُس شخص سے کہے کہ اپنے اکاؤنٹ سے اتنی مقدار کی رقم فنڈ ٹرانسفر کرنے والے کی جانب سے نکال کر صدقے کی نیّت سے قبضہ کرلے اور وہ شخص اس کی ہدایت پر عمل کرلے تو یوں صدقہ شمار ہوجائے گا۔ لیکن اگر صورتِ حال کچھ یوں ہو کہ صدقہ دینے والے شخص نے اس صدقے کے مستحق سے ماضی میں اس کا وکیل بن کر اپنے گھر پر صدقہ جمع کرنے کی اجازت لی ہو اور گھر پر صدقہ جمع کرنے کے بعد فنڈ ٹرانسفر کرنا چاہے یا پھر اس شخص کو اس جمع شدہ رقم کے بجائے کوئی دوسرے نوٹ دینا چاہے تو اس شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس مستحق شخص سے رقم کی تبدیلی کی اجازت لے کر فنڈ ٹرانسفر کردے یا تبدیل شدہ رقم اس شخص کے ہاتھ میں دے۔

نوٹ: کسی مستحق شخص سے صدقہ جمع کرنے کی وکالت لے کر صدقہ نکالنے اور گھر پر جمع کرنے کے بعض فوائد ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں:

(1)۔جس وقت چاہیں اپنی رقوم سے صدقہ کی نیّت سے رقم نکال کر الگ کرسکتے ہیں، چاہے دن ہو یا رات چوبیس گھنٹے کی سہولت اور صدقے کی ادائیگی بھی اُسی وقت شمار ہو جاتی ہے۔ جبکہ اگر کسی شخص نے کسی ادارے یا غریب سے صدقہ جمع کرنے کی اجازت نہ لی ہو تو وہ اس سہولت سے محروم رہتا ہے کہ چوبیس گھنٹے

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

میں کبھی بھی خمس ادا کر سکے۔ وہ فقط اسی وقت صدقہ دے سکتا ہے جب وہ غریب یا ادارے کو صدقے کی رقم قبضہ کرا سکے۔

(2)-جو صدقہ اجازت لے کر جمع کیا گیا ہو، خمس کی تاریخ پر اس پر خمس واجب نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ رقم صدقہ نکالنے والے شخص کی ملکیت سے صدقے کی نیّت سے رقم الگ کرتے وقت ہی نکل جاتی ہے۔ جبکہ اگر بلا اجازت صدقہ نکالا گیا ہو اور ابھی ادائیگی نہ کی ہو اور خمس کی تاریخ آجائے تو اس پر بھی خمس ادا کرنا ضروری ہوگا کیونکہ یہ رقم ابھی صدقہ شمار نہیں ہوئی بلکہ صدقہ نکالنے والے کی ملکیت میں ہی شمار ہوگی۔

(3)-جس وقت صدقے کی نیّت سے رقم الگ کی جائے گی اُسی وقت سے صدقے کے آثار و فوائد ملنے شروع ہو جائیں گے۔ جبکہ بلا اجازت صدقہ جمع کرنے سے ایسا نہیں ہوتا بلکہ جمع شدہ صدقہ جس دن غریب یا ادارے کو دیا جاتا ہے اس دن سے صدقے کے آثار و فوائد وقوع پذیر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

مشورہ: کسی غریب یا صدقہ جمع کرنے والے ادارے سے صدقہ جمع کرنے کی اجازت کے ساتھ ساتھ رقم تبدیل کرنے کی اجازت بھی لے لی جائے تو پھر یہ ضروری نہیں ہوگا کہ جو رقم جمع کی تھی وہی دی جائے بلکہ اپنے پاس سے بھی کوئی رقم دی جاسکتی ہے اور جمع شدہ رقم خود اپنے پاس رکھی جاسکتی ہے۔

3-فطرہ: اگر کوئی شخص کسی فرد کو فطرہ دینا چاہے تو اسے چاہیئے کہ یا تو اُس فرد کے ہاتھ میں فطرے کی نیّت سے رقم کا قبضہ دے یا پھر اس کے بینک اکاؤنٹ میں فطرے کی رقم کی مقدار کے برابر رقم بغیر فطرے کی نیّت کئے ٹرانسفر کرے یا کیش جمع کروائے اور اس شخص سے کہا جائے کہ وہ شخص اپنے اکاؤنٹ سے یا اپنے پاس موجود اتنی مقدار کی رقم نکال کر فنڈ ٹرانسفر کرنے والے کی جانب سے فطرے کی نیّت سے قبول کرلے تو یوں فطرہ شمار ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر فطرہ دینے والا شخص کسی ایسے شہر میں موجود ہو جہاں مستحقین موجود ہوں مگر پھر بھی وہ شخص کسی دوسرے شہر یا ملک میں رہنے والے مستحق شخص کو فطرہ دینا چاہتا ہو تو اسے بھی اسی بیان کردہ طریقے کے مطابق مستحق کے بینک اکاؤنٹ میں رقم بھیجنی چاہیئے یا کسی بھی ذمہ دار شخص کو اپنے فطرے کا وکیل بنا کر اُس کے بینک اکاؤنٹ میں فطرے کی مقدار کے برابر رقم بغیر فطرے کی نیّت کئے بھیج دے اور وہ وکیل اُس شخص کی وکالت میں اس کی رقم سے فطرہ ادا کردے، یوں اس شخص کا

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

فطرہ ادا ہو جائے گا اور اِس طریقے کے مطابق عمل کرنے سے فطرہ دنیا کے کسی بھی شہر میں دیا جا سکتا ہے اور یوں فطرے کو شہر سے باہر نکالنا بھی شمار نہیں ہو گا۔

واضح رہے کہ فطرے کی نیّت سے فطرہ کی رقم نکال کر الگ کرنے کے بعد اس رقم کو تبدیل کرنا جائز نہیں ہے اسی طرح اس کو مستحق کے اکاؤنٹ میں جمع کرانا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ رقم تبدیل ہو جائے گی۔ ہاں اس کی ایک ہی صورت ہے کہ مستحق سے بات کر کے اس کا وکیل بن کر فطرے کی نیّت سے اس رقم کو قبضہ کرے اور اس کی اجازت سے اس کے اکاؤنٹ میں بھیج دے چاہے وہ جس مستحق کے اکاؤنٹ میں رقم بھیج رہا ہو وہ اس شہر یا ملک میں نہ رہتا ہو کیونکہ آیت اللہ سیستانی دام ظلہ اور دیگر مجتہدین کے مطابق جس شہر میں فطرہ نکالا گیا ہو اُس شہر میں مستحقین کی موجودگی کی صورت میں احتیاطِ واجب کی بنا پر فطرے کی رقم کو اُس شہر سے باہر بھیجنا جائز نہیں ہے۔ لیکن اس طریقے پر عمل کرنے سے شہر یا ملک سے باہر رہنے والے فقیر کو بھی فطرہ دیا جا سکتا ہے اور اس ذکر شدہ مسئلے کی مخالفت بھی نہیں ہوتی کیونکہ جو رقم بھیجی جا رہی ہے اب وہ فطرہ نہیں ہے، فطرے کی رقم تو فقیر کا وکیل بن کر اُسی شہر میں وصول ہوئی ہے جہاں فطرہ نکالا گیا ہے۔ جو رقم اب فقیر کو شہر سے باہر بھیجی جا رہی ہے وہ تو فقیر کا مال ہے نہ کہ فطرہ۔

4- تنخواہ: اگر ادارے یا کمپنی اپنے ملازمین کی تنخواہ ملازمین کے اکاؤنٹ میں چیک یا آن لائین فنڈ ٹرانسفر کے ذریعے بھیجیں تو یہ رقم اس شخص کی ملکیت شمار ہوگی اور اس میں قبضہ ضروری نہیں ہے حتی کہ اگر کوئی شخص حکومتی ادارے کا ملازم ہو اور حکومت نے اس کے اکاؤنٹ میں تنخواہ کی رقم بھیجی ہو تب بھی وہ تنخواہ اکاؤنٹ سے نکالے بغیر اس شخص کی ملکیت شمار ہوگی بلکہ رقم اکاؤنٹ میں نہ بھی بھیجی ہو تب بھی فقط ادارے میں جتنے دن کام کیا ہو اتنی مقدار کی تنخواہ کے مالک بن جاتے ہیں اور خمس کی تاریخ پر دنوں کا حساب کر کے تنخواہ کی مقدار معلوم کی جا سکتی ہے اور اس مقدار کا بھی خمس دیا جائے گا۔ واضح رہے کہ 1422ھ سے پہلے آیت اللہ سیستانی دام ظلہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر اس صورت میں خمس کو واجب قرار دیتے تھے کہ جب وہ اس تنخواہ کو اکاؤنٹ سے نکال کر قبضے میں لیتے تھے۔ لیکن جب 1422ھ کے بعد سے آیت اللہ سیستانی دام ظلہ نے حکومت اور ان کے ملازمین کے درمیان معاہدے کی منظوری دی تب سے یہ شرط ختم کر دی گئی۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

5۔چیک کی وصولی: اگر کوئی شخص چیک وصول کرے تو یہ شمار نہیں کیا جائے گا کہ اس نے کسی رقم پر قبضہ کیا سوائے یہ کہ یہ چیک ایرانی ہو تو پھر اس پر قبضہ کرنا مال ہی کے مثل شمار ہوتا ہے۔ لہٰذا تمام احکام میں اس چیز کو ملحوظ خاطر رکھ کر حکم جاری کیا جائے گا۔ مثلاً اگر کوئی شخص کسی فرد سے خمس کی تاریخ پر بطورِ تحفہ چیک وصول کرے تو اس چیک پر خمس کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی، ہاں اگر خمس کی تاریخ سے پہلے چیک کی رقم بینک سے وصول کر کے قبضہ کرلے تو خمس واجب ہوگا۔ اسی طرح اگر خمس کی تاریخ پر مجتہد کے وکیل کو خمس کی تاریخ گزر جانے کے بعد کی تاریخ کا کیش کا یا ٹرانسفر کا یا کلئیرنگ کا چیک دیا جائے اور اس چیک سے رقم وصول ہونے میں دو یا تین دن لگ جائیں گے تو اس کو دیر سے خمس کی ادائیگی میں دیر کرنا شمار کیا جائے گا سوائے یہ کہ کوئی مجبوری ہو اور وکیل سے تاخیر کی اجازت لے لی گئی ہو۔

6۔ سہمِ سادات کو مستحق یا خمس/ سہمِ امام (ع) کو مرجعِ تقلید یا اُس کے وکیل کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرنا:

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اپنے ایسے اموال کہ جن پر خمس واجب ہوگیا ہو اُس کے خمس کی ادائیگی ڈیبٹ کارڈ یا چیک کے ذریعے کرے یا اپنے بینک اکاؤنٹ نمبر کے ذریعے مستحق کے اکاؤنٹ میں یا حاکم شرع یا اس کے نمائندے [یعنی مجاز یا وکیل] نے جو اکاؤنٹ بیان کیا ہو، اُس اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرنا چاہے تو وہ شخص، اُس سے ملاقات کرکے یا فون کرکے یا اِسی جیسی چیز کے ذریعے حاکم شرع یا اُس کے وکیل سے دستگردان یا مصالحت کرے، تاکہ خمس، اِس شخص کے ذمّے میں منتقل ہوجائے، اِس کے بعد حاکم شرع یا اُس کے وکیل کے اِذن سے اس [خمس] کو مستحق یا حاکم شرع کے بیان کردہ اکاونٹ میں ٹرانسفر کرے یا اُس [خمس] کو وصول کرنے کے لئے چیک دے۔ یہ دستگردان یا مصالحت کا حکم اس لئے ہے کہ جب خمس کی تاریخ آجاتی ہے تو تمام نئی رقوم اور سال کے استعمال سے باقی بچ جانے والی چیزوں پر خمس آجاتا ہے اور بغیر خمس کی ادائیگی کئے ان پر تصرّف کرنا حرام ہوجاتا ہے اور ٹرانسفر کرنا بھی ایک طرح کا تصرّف ہی ہے اس لئے ٹرانسفر کرنے سے پہلے ان رقوم اور چیزوں کا خمس اپنے ذمّے منتقل کرنے کے لئے اجازت لی جائے اور اس کے بعد ٹرانسفر کیا جائے۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

ذکر کرنا مناسب ہے کہ، مذکورہ حکم اُس مقام سے تعلق رکھتا ہے کہ جب خمس کسی شخص کے عین اموال میں ہو، لیکن اگر وہ چیز کہ جس پر خمس واجب تھا ضائع ہو گئی ہو یا استعمال ہو گئی ہو تو اس چیز کا خمس اِس شخص کے ذمّے میں منتقل ہو گیا اور اس کے خمس کی ادائیگی کے لئے دستگردان یا مصالحت کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اور وہ شخص حاکمِ شرع یا اس کے وکیل کے اِذن سے، آن لائین ٹرانسفر کے ذریعے ادائیگی کر سکتا ہے۔

7۔ موبائل سِم پر بیلنس لوڈ اُدھار لینا: جب موبائل میں کال (یعنی بات) کرنے کے لئے رقم نا کافی ہوتی ہے تو ایسی صورت میں موبائل سِم کی کمپنیوں کی پیش کش ہوتی ہے کہ مثلاً 15 یا 20 روپے کا بیلنس حاصل کریں اور جب بعد میں سِم میں بیلنس ڈالیں گے تو اصل رقم کے ساتھ ساتھ سروس چارجز بھی وصول کئے جائیں گے۔ بعض افراد اِس عمل کو سودی عمل سمجھتے ہیں کیونکہ فقط قرض کی واپسی میں زیادہ رقم واپس لی جارہی ہوتی ہے، جبکہ معاملہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ اصل رقم پر جو مقدار زیادہ وصول کی جارہی ہوتی ہے وہ سروس چارجز کے حوالے سے لی جارہی ہوتی ہے۔ سروس چارجز سے مراد یہ ہوتی ہے آپ جو ایڈوانس بیلنس لینے کے لئے سروس کوڈ ڈائل کرتے ہیں اس سروس کوڈ کے چارجز ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ کمپنیاں اپنے سروس استعمال کرنے والوں کو ایک سہولت یہ بھی فراہم کرتی ہیں کہ ایڈوانس بیلنس اور سروس کوڈ ملانے کے چارجز ایک ساتھ اس وقت وصول کرتی ہیں جب آپ مستقبل میں موبائل سِم میں بیلنس لوڈ کرتے ہیں، ان کا ایک ساتھ رقم وصول کرنے سے شاید یہ تصور پیدا ہوا کہ یہ ایڈوانس اور سود وصول کر رہے ہیں۔

8۔ ڈیبٹ کارڈ کے استعمال پر چارجز کی ادائیگی: جو شخص کسی ایک بینک (مثلًا بینک الحبیب) کا ڈیبٹ کارڈ رکھتا ہے اگر وہ اس کے مدِّ مقابل بینک (مثلا بینک الفلاح) کی اے ٹی ایم مشین سے ڈیبٹ کارڈ کے ذریعے رقم نکالے تو اس کے بینک اکاؤنٹ سے 23.44 روپے مزید وصول کئے جاتے ہیں۔ یہ رقم کی وصولی سود شمار نہیں ہوتی، کیونکہ یہ سروس چارجز ہیں۔ اور یہ چارجز اِس سہولت دینے کے ہوتے ہیں۔

9۔ بلوں کی ادائیگی میں تاخیری چارجز: مختلف کمپنیوں کے یوٹیلیٹی بِلز (مثلًا بجلی، گیس، پانی، ٹیلی فون اور جائیداد کے بلوں) اور اسکولوں کے فیس واوچرز پر تاخیر سے ادائیگی کرنے پر مزید رقم کا مطالبہ کیا جاتا ہے جس

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

کو لیٹ فیس کا نام دیا جاتا ہے۔ ان کمپنیوں کے لئے اس تاخیری رقم کا مطالبہ کرنا حرام ہے۔ جبکہ لیٹ فیس دینے والے کے لئے اس کی ادائیگی حرام نہیں ہے۔

10۔ بینک کی ملازمت: بینک کے تمام سودی شعبوں میں ملازمت کرنا حرام ہے۔ اور اس سلسلے میں کسی قسم کے عذر کی کوئی گنجائش نہیں۔ جو مومنین اس سودی شعبوں میں ملازمت کرتے ہوں ان کے لئے اس ملازمت کو چھوڑنا واجب ہے، اگرچہ اس کو چھوڑتے وقت کوئی اور ملازمت موجود نہ ہو۔ کیونکہ اس سودی مسئلے میں آیت اللہ سیستانی مسئلہ حرج کو تسلیم نہیں کرتے اور اس ملازمت چھوڑنے کی زحمت حوالے سے اور پریشانی کو آسان کرنے کے لئے سورۃ طلاق کی دو آیات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ خدائے کریم کا وعدہ ہے کہ: وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجعَلْ لَّهُ مَخرَجًا، وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيثُ لَا يَحتَسِبُ (سورۃ طلاق، آیت ۲، ۳)۔ ترجمہ: اور جو اللہ سے ڈرتا رہے اللہ اس کے لیے (مشکلات سے) نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا ہو۔

11۔ بینک کے وہ عہدے جہاں ملازمت حرام ہے: بینک کے وہ شعبے یا عہدے جہاں ملازمت کرنا حرام ہے ان میں سے بعض یہ ہیں۔ کیش کاؤنٹر کا عہدہ، سیونگ سرٹیفیکیٹ (TD) بنانے کا عہدہ، چیک کلیئرنگ یا چیک ٹرانسفر کرنے کا عہدہ، لون دینے کا عہدہ، بینک مینجر کا عہدہ وغیرہ وغیرہ۔

بینک اور دیگر سودی دفاتر کا آڈٹ کرنا آیت اللہ سیستانی دام ظلہ کے مطابق احتیاطِ واجب کی بنا پر حرام ہے۔

12۔ بینک کے وہ عہدے جہاں ملازمت جائز ہے: بینک کے ان تمام شعبوں یا عہدوں میں ملازمت کرنا جہاں سودی کام نہیں ہوتا وہاں ملازمت کرنا جائز ہے، مثلاً چوکیداری کا شعبہ، صفائی ستھرائی کے کام کا شعبہ، اکاؤنٹ کھولنے کا شعبہ، چیک بک اور ڈیبٹ کارڈ دینے کا شعبہ، اسکول فیس اور یوٹیلٹی بل جمع کرنے کا شعبہ، انٹرنیٹ کی فراہمی کا شعبہ (IT department)، بینک اکاؤنٹ میں فراڈ (ہیکنگ یا کوئی فنی خرابی) کی تحقیق کرنے کا شعبہ، بینک کے ملازمین کے میڈیکل کے انتظامات کرنے کا شعبہ، بینک کے کال سنیٹر میں معلومات فراہم کرنے کا شعبہ وغیرہ وغیرہ۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

13۔استثنائی بینک میں ملازمت: درج ذیل بینکوں میں ملازمت کرنا جائز ہے:

1) اگر کوئی شخص اسلامک بینکنگ کے اصول کے مطابق عمل کرنے والے اسلامی بینک میں ملازمت کرتا ہو تو اس کی ملازمت جائز ہے اور نتیجتاً اس ملازمت کی تنخواہ بھی جائز ہے۔

2) اسی طرح اگر کوئی شخص کسی ایسے بینک میں ملازمت کرتا ہو کہ جہاں سود کا منافع دینے والا (مالک) مسلمان نہ ہو تو چونکہ مسلمان کے لئے منافع لینا جائز ہے تو نتیجتاً کافر بینک کے ایسے شعبے میں نوکری کرنا بھی جائز ہے۔ لیکن اگر منافع لینے والے فقط مسلمان نہ ہوں بلکہ کافر بھی ہوں تو پھر ایسے شعبے میں بھی ملازمت کرنا جائز نہیں ہوگا، کیوں کہ فقط مسلمان کو کافر کا منافع دینا جائز تھا۔ اسی طرح کافر بینک کے لون دینے والے شعبے میں ملازمت کرنا ہر صورت میں حرام ہے، چاہے لون لینے والے فقط کافر ہی کیوں نہ ہوں۔

14۔بینک ملازم سے تعلقات: جو شخص بینک کے سودی شعبے میں ملازم ہو، اس کے گھر کھانا کھانا، چائے وغیرہ پینا جائز ہے۔اسی طرح اس کے بیوی اور بچوں کے لئے اس کی تنخواہ میں سے کھانا پینا جائز ہے۔کیونکہ اس کی پوری تنخواہ کے حرام ہونے کا یقین نہیں ہے اور فقط یہ احتمال ہونا ہی کافی ہے کہ اس کی تنخواہ میں حلال بھی موجود ہے۔کیونکہ اِس ملازم کا پورے دن کا کام حرام نہیں ہے۔ بلکہ حلال و حرام دونوں شامل ہیں۔ہاں اگر یہ فرض کیا جائے کہ ایسا بینک کا ملازم کہ جس کا پورا کام ہی سود سے متعلق ہو تو پھر اس کی تنخواہ سے کھانا حلال نہیں ہوگا۔

15۔سودی لین دین کا جواز: باپ اور اولاد (بیٹا اور بیٹی) کے درمیان، دادا اور پوتا پوتی کے درمیان، نانا اور نواسا نواسی کے درمیان، نیز شوہر اور بیوی کے درمیان سود کا لین دین جائز ہے۔اور اسی طرح مسلمان کا کافر غیر ذمّی[1] سے سود لینا جائز ہے۔

16۔سودی بینک کے شیئرز خریدنا: سودی بینک کے شیئرز خریدنا حرام ہیں۔ لیکن یہ فقط اُس صورت میں جائز ہیں کہ جب مکلّف مرکزی بینک کی انتظامیہ کو یہ اطلاع دے کہ بینک اِس کے حصّے میں سودی معاملات

---

[1]۔[وہ اہل کتاب کافر (یعنی عیسائی، یہودی اور مجوسی/پارسی) جو کسی اسلامی ملک میں مخصوص شرائط کے ساتھ اسلامی حکومت کی پناہ میں رہتے ہوں، اُن کو کافرِ ذمّی کہا جاتا ہے، اِن کے علاوہ تمام کُفّار کو کافر غیر ذمّی کہا جاتا ہے چاہے وہ کتابی کافر ہوں یا غیر کتابی کافر]۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

انجام دینے میں اس کی جانب سے وکیل نہیں ہے، اِس طرح سے کہ سودی معاملات اس سے منسوب قرار نہ دیئے جائیں۔ تو اِس طرح سے یہ شخص حکمِ تکلیفی کے حوالے سے سود کے گناہ کا مرتکب قرار نہیں پائے گا۔ لیکن غالباً عمومی طور پر، مرکزی بینک کی انتظامیہ کو اطلاع دینا قادر نہیں ہوتا کیونکہ شیئرز، بینک کی ہر برانچ میں بطورِ مُشاع ہوتے ہیں، بینک کی چند برانچوں کے مسئول [یعنی مینجر] کو اطلاع دینا کافی نہیں ہے۔

17۔ کرپٹو کرنسی/ بٹ کوئن (Cryptocurrency/ Bitcion): آج کل کے جدید دور میں ڈیجیٹل کرنسی [Digitalcurrency] یا مجازی کرنسی [virtual Currency] (جیسے بٹ کوئن) کی خرید و فروخت یا اِس کے ذریعے معاملہ کرنے کے حوالے سے آیت اللہ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ اپنی رائے دینے میں توقف فرماتے ہیں اور اپنی رائے کے اظہار کرنے کے بجائے یہ فرماتے ہیں کہ اس معاملے میں ان کے مقلّدین اعلم فالاعلم کی ترتیب کا خیال کرتے ہوئے جامعُ الشرائط مجتہد کی جانب رجوع کرسکتے ہیں۔ لیکن اس کرنسی کے حوالے یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ اس کے ذریعے قرض یا تحفہ دینا صحیح نہیں ہے کیونکہ قبضہ ممکن نہیں ہے۔

18۔ نیٹ ورک مارکٹنگ/ ملٹی لیول مارکٹنگ (Network/Multilevel Marketing): اس معاملے میں آیت اللہ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ اپنی رائے دینے میں توقف فرماتے ہیں اور اپنی رائے کے اظہار کرنے کے بجائے یہ فرماتے ہیں کہ اس معاملے میں ان کے مقلّدین اعلم فالاعلم کی ترتیب کا خیال کرتے ہوئے جامعُ الشرائط مجتہد کی جانب رجوع کرسکتے ہیں۔

19۔ فاریکس مارکیٹ (Forex Market): فاریکس میں کوئی فرق نہیں کہ عمومی کرنسی ہوں یا ڈیجیٹل کرنسی ہوں یا اس کے علاوہ ہوں [مثلاً پیٹرول، سونا یا دیگر اشیاء] آیت اللہ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ اپنی رائے دینے میں توقف فرماتے ہیں اور اپنی رائے کے اظہار کرنے کے بجائے یہ فرماتے ہیں کہ اس معاملے میں ان کے مقلّدین اعلم فالاعلم کی ترتیب کا خیال کرتے ہوئے جامعُ الشرائط مجتہد کی جانب رجوع کرسکتے ہیں۔ البتہ رجوع کے بعد بھی اس میں معاملات کی دیگر شرائط کا موجود ہونا ضروری ہے۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

20۔مبادلہ زر (Money exchange): ہم جنس یا غیر ہم جنس نقدی رقوم کی خرید و فروخت یا ان کو تبدیل کرانا جائز اور صحیح ہے۔ مثلاً روپے کو روپے کے بدلے فروخت کرنا یا بوسیدہ نوٹ کو نئے نوٹ سے تبدیل کرانا یا اِسی طرح روپے کے بدلے ڈالر خریدنا وغیرہ۔ نقدی معالے کی صورت میں ہم جنس کرنسی ہو یا غیر ہم جنس کرنسی، اضافہ لینا جائز ہے۔مثلاً دوسو کے نئے نوٹ، تین سو کے بوسیدہ نوٹ کے بدلے فروخت کرنا، اسی طرح اگر 1 ڈالر کی مالیت 280 روپے ہو پھر بھی اس کو 350 روپے میں فروخت کرنا جائز ہے۔اسی طرح غیر ہم جنس کرنسی کو ادھار پر مہنگا بیچنا بھی جائز ہے۔مثلاً اگر 1 ڈالر کی مالیت 280 روپے ہو تو اُس کو ایک ماہ کے اُدھار پر 350 روپے میں فروخت کرنا جائز ہے۔لیکن ہم جنس کرنسی کو ادھار پر زیادہ قیمت پر فروخت کرنے میں اِشکال ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر سود شمار ہوتا ہے۔مثلاً اگر ہزار روپے کو بارہ سو روپے میں ایک ماہ کے اُدھار پر فروخت کرنا احتیاط واجب کی بنا پر جائز نہیں ہے۔

نوٹ: "بینک اور دیگر اہم مالیاتی معاملات" سے متعلق تمام احکام فقیہ اہلبیتؑ آیت اللہ سیّد علی حسینی السیستانی دام ظلہ العالی کے فتاویٰ کے مطابق ہیں۔دیگر مجتہدین کی تقلید کرنے والے مقلدین اپنے مجتہد کے فتاویٰ کی جانب رجوع فرمائیں۔

اظہارِ تشکر: آخر میں، میں چار علمائے کرام کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس بینک کے مسائل کی تیاری میں میرا بہت زیادہ ساتھ دیا اور میری ہمت بنے۔اگر یہ میرا ساتھ نہ دیتے تو شاید میں اس بینک کے مسائل کو تیار کرنے کا محکم ارادہ ہی نہ کرتا۔ان چار محترم علماء کرام کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ محترم مولانا جعفر علی یعسوبی نجفی صاحب۔ ۲۔ محترم مولانا تقی ہاشمی نجفی صاحب۔

۳۔ محترم مولانا محمد حسین شہیدی نجفی صاحب۔ ۴۔ محترم مولانا نادر صادقی صاحب۔

Presented by: https://jafrilibrari.com

Presented by: https://jafrilibrari.com

ان علماء کرام نے بینک کے مسائل کو مرتّب اور ضبطِ تحریر میں لانے کے دوران مشکل ترین مسائل کا حل پیش کیا اور آخر کار بینک کے مسائل کی فائل کی تکمیل پر مولانا جعفر علی یعسوبی نجفی صاحب اور محترم مولانا تقی ہاشمی نجفی صاحب نے دقیق انداز میں پروف ریڈنگ کی اور اصلاح فرمائی۔ ان چاروں علمائے کرام نے میرا بہت ساتھ دیا اور اپنے مصروف ترین قیمتی وقت میں سے مجھ حقیر کے لئے وقت نکالا۔ دعا ہے کہ خدائے کریم اِن چاروں علمائے کرام کو دنیا وآخرت میں بہترین جزائے خیر عطا فرمائے، ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ان سے ہر قسم کی مشکلات کو دُور رکھے۔

میں "بینک اور دیگر مالیاتی معاملات کے احکام" کی یہ فائل میں اپنے مندرجہ ذیل چار مرحومین سے انتساب کرتا ہوں اور اس کا ثواب بھی انہیں ہستیوں کے نامۂ اعمال سے مخصوص کرتا ہوں۔ آخر میں گزارش کہ ایک بار سورۂ فاتحہ اور تین بار سورۂ توحید کی تلاوت کر کے میرے مذکورہ مرحومین کو بلخصوص اور تمام مرحومین مومنین و مومنات کی روح کو بالعموم ایصال فرمادیں۔

<u>التماس سورہ فاتحہ</u>:

۱۔ والدہ گرامی سیّدہ بنتِ فاطمہ رضوی بنت سیّد قاسم رضا رضوی۔

۲۔ والد گرامی سیّد حسن شاہد رضوی ابن سیّد مستحسن رضا رضوی۔

۳۔ برادر بزرگ سیّد قیصر جاوید رضوی ابن سیّد حسن شاہد رضوی۔

۴۔ برادر بزرگ سیّد فیصل جاوید رضوی ابن سیّد حسن شاہد رضوی۔

آپ کی پُر خلوص دعاؤں کا محتاج: سیّد تابش جاوید رضوی۔

بتاریخ 17 فروری 2023۔

Presented by: https://jafrilibrari.com